Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 09, Issue 17, January-June 2024,

Email: alirfan@mul.edu.pk

العرفان

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں گداگری کا تحقیقی و علمی جائزہ

A research and scientific review of Beggaring in the light of Islamic teachings

Syed Muhammad Hanif Agha

Ph.D. Research Scholar, Faculty of Usuluddin, Islamic International University, Islamabad

syedmhanifagha@gmail.com

Syed Hayatullah

Lecturer, Department of Islamic Studies University of Loralai, Baluchistan

ABSTRACT

Human beings are imbibed with a variety of habits. Some of these habits have good qualities while others contain bad qualities. If human activities or habits are according to the general set routine of morality, these are termed as good habits, otherwise bad. Beggary is also one of the human habits that have its pros and cons. The purpose of this study is to conduct a research and scientific review of begging in the context of teachings and practices of Sharia so that the positive and negative aspects of the said habit are highlighted in the light of Islamic teachings. There is no doubt that Islam has taken care of human values as much as it is difficult to find an example. Sharia rules are formulated according to human temperament and physical structure. Due to habits such as begging, a person loses his good skills and society gives rise to various types of crimes.

Keywords:

Beggary, Set Routine of Morality, Human Beings, Human Temperament. Teachings and Practices of Sharia.

https://doi.org/10.58932/MULB0036

تمہیدی کلمات

ہر دور کا انسان مختلف قسم کی عادات اور پیشوں سے وابستہ رہا ہے۔ان عادات اور پیشوں میں سے کچھ اچھی صفات کے حامل ہوتے ہیں جب کہ کچھ بری صفات کے عادی ہوتے ہیں۔انسانی عادات اور پیشوں کی اچھائی اور برائی کا تعین کبھی شریعت کرتی ہے اور کبھی عرف کرتا ہے۔گداگری بھی انسانی پیشوں میں سے ایک ایسا پیشہ ہے جس کا شریعت اور عرف کے تناظر میں جائزہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مذکورہ پیشہ یا عادت کا مثبت اور منفی پہلوا جاگر ہو۔موجودہ زمانے میں لوگوں کی بڑی تعداد اس پیشہ سے وابستہ ہیں۔ان لوگوں کی کثرت کی وجہ سے خیرات اور صدقات کرنے والوں کے لیے ان میں سے پیشہ ور اور مجبور اشخاص کی تعیین مشکل دکھائی دیتی ہے۔ان میں سے خیرات کے مستحق اور غیر مستحق لوگوں کی پہچان مشکل ہے۔تجربہ مشاہد ہے کہ انسان کی شخصیت جب ایسی صفات کی حامل ہو جاتی ہے تو اس کے اندر چھپی مفید استعداد اور معاشرہ کے لیے کارآمد صلاحیتیں بے کاری کی شکار ہو جاتی ہیں نیز اس پیشہ میں تذلیل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسلام نے ہمیشہ ایسی کمائی کی حوصلہ شکنی کی ہے جس میں بنی نوع انسان کی عزت کی پامالی ہو اس کے علاوہ اسلام نے حلال رزق کمانے پر زور دیا ہے۔

گداگری کا مفہوم

گداگری کا لفظ "گداگر" سے ہے جو فارسی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے بھیک مانگنے والا، ہاتھ پھیلانے والا ، بھکاری اور سوال کرنے والا ۔ یہ لفظ فارسی سے اردو میں منتقل ہوا نور اللغات میں گداگری کا مفہوم فقیر، اور بھکاری کے لیے استعمال ہوا انگلش میں گداگری کو (Beggary) اور سوال کرنے والے کو (Beggar) اور عربی گرائمر میں گداگری کو "تسول" کہا جاتا ہے۔عُرف عام میں گداگری سے مراد کسی شخص کا دوسرے سے اللہ، نبی اور انسانیت کے نام پر کچھ مانگنا چاہے وہ اس کا حقدار ہو یا نہیں۔(1)

قرآن کریم میں گداگری کی مذمت

"وَجَعَلْنَاالنَّهَارَمَعَاشًا" (2)

ترجمہ: اور ہم نے دن کو کسب معاش کا وقت بنایا۔

---

(1)مولوی فیروزالدین،(2005ء)،فیروزاللغات اردو، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، 144

(2)القرآن 11:78

اس آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے رزق کی تلاش کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ ملک یا معاشرے کی ترقی کا دارمدار ذرائعِ معاش پر ہوتا ہے۔ اگر معاشرے میں چوری، ڈکیتی، گداگری کا ماحول بن جائے اور لوگوں کا ذریعہ معاش گداگری بن جائے تو معاشرہ عروج کے بجائے تنزلی کی طرف مائل ہوگا۔ اگر اسباب معاش ٹھیک ہوں تو معاشرہ اور لوگ کامیابی کے منازل طے کرتے ہیں اور اپنی تقدیر میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

سورہ ملک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ" (1)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کیا تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ آخرکار اسی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے—

"وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ "(2)

ترجمہ: اور ہم نے اس میں تمہارے لیے سامانِ معیشت بنایا۔

گداگری کی حرمت اور مذمت احادیث نبوی کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

" قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :مایزال الرجل یسال الناس حتیٰ یاتی یوم القیامة لیس فی وجھہ مزعة لحم" (3)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

---

(1)القرآن:15:67

(2)القرآن:10:7

(3)البخاری، محمد بن اسماعیل،(2016ء)، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، لاہور، پروگریسو بکس، 761/1

"قال رسول اللہ صلى الله عليه وسلم من ساءل وهو غنى عن المساءلة يُحشر يوم القيامة وهي خموش في وجهه" (1)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا تو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے چہرے میں خراشیں ہونگے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء ترك الا ان يساءل الرجل ذا سلطان او في امر لا يجد منه بدا"(2)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک سوال خراشیں ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کردیتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر زخم کو باقی رکھے اور جو چاہے اپنے چہرے سے زخم کو ختم کرے ہاں اگر انسان حاکم سے سوال کریں یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں سوال کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

گداگری مجبوری یا پیشہ

پیٹ کی بھوک اور پیاس بجانے کی خاطر انسان سب کچھ کر سکتا ہے۔ پیٹ پالنے کے لیے لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں جن میں سے ایک طریقہ گداگری جس نے ایک پیشہ کی شکل اختیار کی ہے۔ مختلف مقامات پر لوگ کھڑے ہو کر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کچھ گداگر بہت ماہر ہوتے ہیں۔ پاکستان غالباًان ممالک میں سر فہرست ہوگا جہاں ایسے لوگوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔ ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہروں میں گداگروں نے اپنا جال بچھایا ہوا ہے۔ ان لوگوں کا بڑی تعداد میں وجود اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کی باقاعدہ سرپرستی اور نگرانی کی جاتی ہے۔ ان کو چند خاص الفاظ اور جملے یاد کراتے ہیں گداگری کا شعبہ مقدس اور مذہبی ایام میں عروج پر پہنچ جاتے ہیں خاس طور پر رمضان کے مہینے میں گداگر طبقہ شہروں کا رُخ کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ پیسے جمع کریں۔ آج کل ہمارے معاشرے میں گداگری ایک پیشہ ہے اور لوگوں نے گداگری کو ذریعہ معاش بنایا ہے پاکستان میں گداگر مافیاں ایسے

(1)منذری،عبدالعظیم،(2017ء)،الترغیب والترہیب،لاہور،اکبر بک سیلرز،600/1

(2)النسائي،أبوعبدالرحمن أحمد بن شعيب،(1420ھ)،سنن النسائي بشرح السيوطي،بيروت،دارالمعرفة،105/5

خطرناک درجے تک پہنچے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی بھی ایکشن لینے کے لیے تیار نہیں۔(1)یقیناً معاشرے میں کچھ لوگ مجبوری کے تحت اور کچھ لوگ معذوری کی وجہ سے بھیک مانگتے ہیں اور مستحق بھی ہوتے ہیں۔

گداگری کے انسانی کردار پر مضر اثرات

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں اپنے حساب سے صلاحیت واستعداد ودیعت کررکھی ہے تاکہ وہ دنیاوی زندگی میں اپنی باعزت حصولِ معاش اور نیک کردار کو اپنانے میں کوشاں ہو۔ محنت کے بعد اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کسبِ معاش کا حکم دیا ہوا ہے۔ گداگری کا عمل انسان کی خداداد صلاحیتوں کی ناشکری کے مترادف ہے جس کی وجہ سے انسانی کردار پر غلط اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

خود کفالت

خود کفیل ہونا انسانی کردار کی اہم صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوقات کی نسبت زیادہ صلاحیتیں، علم اور اختیار عطاء کیا ہے تاکہ انسان خود کفیل بن جائے۔ دوسروں کے انحصار کے بجائے خود کسبِ حلال کے معاملے میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور اپنے لیے معاش کا بندوبست کریں اس طریقے سے انسان آہستہ آہستہ خود کفالت کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

غیرت وخودداری کی موت

غیرت وخودداری وہ اچھی عادت اور صفت ہے جس کی موجودگی میں انسان اللہ کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہیں جھکتا ہے اور نہ ہی اپنے آپ کو اپنے قدر ومرتبہ سے گراتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات اور مقاصد کے حصول کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے کسی مخلوق کے سامنے اس کا دست دراز نہیں ہوتا۔

گداگری اپنی ذات پر ظلم

اللہ تعالیٰ نے انسان پر جس طرح دیگر افراد کے حقوق رکھے ہیں اسی طرح اس پر اس کے اپنے جسم اور نفس کے بھی حقوق رکھے ہیں۔ جو شخص بھیک مانگتا ہے یا گداگری کا پیشہ اختیار کرتا ہے درحقیقت وہ اپنے نفس کو ذلیل کرا اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ بھیک مانگنے والا جتنی بار لوگوں سے سوال کرتا ہے اتنی بار اپنی عزتِ نفس کو مجروح کرتا ہے۔ جب بھی کوئی انسان انسانیت کے مقام کے خلاف کوئی راستہ اختیار کرتا ہے تو اپنے نفس کو اعلیٰ مقام سے پستی کی طرف لے جاتا ہے۔

(1)عزام، عابد محمود،(2014ء)، گداگری مجبوری یا پیشہ، سرگودھا، ماہنامہ فقیہ، 4

گداگری ذلت اور رسوائی

جو شخص خود کمانے کے بجائے لوگوں سے مانگ کر زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے لیے مستقل ذلت اور رسوائی کو اختیار کر لیتا ہے۔ وہ خود اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ذلیل اور خوار کر کے دوسروں کی محنت کی کمائی پر گزارا کرنے کا عادی بن جاتا ہے۔ دوسرے لوگوں پر انحصار کرنا باعثِ ذلت ورسوائی ہے۔انسان کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے بجائے خود اپنے ہاتھوں سے کمانا چاہیے تاکہ اللہ کی طرف سے صحت کی شکل میں دی ہوئی نعمت کی ناشکری نہ ہو۔

گداگری اخلاق رذیلہ کا ذریعہ

بھیک مانگنے والے کی نظر میں کسی اخلاقی قدر کی کوئی عزت و مرتبہ نہیں رہتی ہے جھوٹ ،دھوکہ ،دکھاوا ،چاپلوسی کا حربہ ہر بار ہاتھ پھیلاتے وقت آزماتا رہتا ہے اس لیے ہر قسم کے اخلاق رذیلہ اس کو جکڑ لیتے ہیں گداگر لوگ بے صبری، چڑ چڑاپن، سخت طبعیت جیسی مختلف بیماریاں معاشرے میں پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔(1)

بھیک مانگنے کے لئے دست سوال

حصول رزق کا دوسرا مد مقابل پہلو بے روزگاری اور محتاجی ہے دین اسلام نے اس حوالے سے ہدایات دی ہے انتہائی مجبوری کے علاوہ مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلانے کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔اس کے باوجود لوگوں نے اسلام کے احکامات کو پس پُشت ڈالا اور اصحابِ دولت کی بے وقت خیرات وزکوۃ نے غرباءاور مساکین کی تعداد میں اضافہ کیا۔اس میں گداگروں کو اتنی کافی آمدنی ہوتی ہے اور مستقبل کے حوالے سے گداگری کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں گداگروں کا تجارت، صنعت و حرفت سے کوئی سروکار نہیں اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب سستی، بے روزگاری اور مفت خوری کسی قسم میں زیادہ ہو گی تو اتنی ہی بگاڑ اور بداخلاقی بھی بڑھتی جائے گی۔(2)اسلام میں سخت مجبوری کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا یا بناوٹی معذور بن کر کے یا صحت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگنا ناپسندیدہ حرکت ہے اور اسلامی اصول کے خلاف عمل ہے اسلام نے کسب معاش، محنت، مشقت اور روزگار پر زور دیا ہے۔

گداگری کے مختلف اسباب

ہمارے ملک میں دوسرے ملکوں کی نسبت گداگری زیادہ ہے۔اس کے کئی اسباب بھی ہیں جو کہ ذیل ہیں۔

---

(1)حمد عبد منیب،(1431ھ)، گداگری، لاہور، مشربہ علم وحکمت ملتان، 15

(2)شیخ احمد دیدات، اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں، لاہور، عبداللہ اکیڈیمی، 139

بے روزگاری

بے روزگاری کا مقصد کسی کے پاس اسباب زندگی کا مناسب مقدار میں نہ ہونا ہے۔گداگری کی طرف بھی لوگ اس سبب کی بنیاد پر چلے جاتے ہیں۔گداگری اور بے روزگاری لازم اور ملزوم ہے ذریعہ معاش کا نہ ہونا ہمارے ملک کا بہت المیہ ہے۔جب ذریعہ معاش اور وسائل مہیانہ ہو تو پھر لوگ گداگری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

تنگدستی

تنگدستی سے مراد ذریعہ معاش کا نہ ہونا ،اور معیار زندگی کا لیول زیرو ہونا ،بے روزگاری سے تنگدستی اور تنگدستی سے گداگری پیدا ہوتی ہے پاکستان میں گداگری کی ایک سبب تنگدستی بھی ہے ملک کے بہت سے علاقوں میں لوگ انتہائی خراب حالت میں جی رہے ہیں بھوک اور پیاس کی وجہ سے کٹھن مراحل سے گزر رہے ہیں اس حالات میں گداگری کے سوا ان کے پاس کوئی اور طریقہ یا راستہ نہیں۔

نشہ کے لئے گداگری کرنا

اگر خدانخواستہ کوئی شخص نشے کی عادت میں مبتلا ہو جائے تو وہ نشے کے حصول کے لئے چوری،ڈکیتی اور گداگری کا پیشہ اختیار کرتا ہے کیونکہ وہ گداگری اور ڈکیتی کے علاوہ کسی اور کام کے قابل نہیں رہتا۔معاشرے میں اکثریت انہی لوگوں کی ہے ۔گداگری ایسی عادت کے حامل لوگ گداگری کو بہت آسان کام سمجھتے ہیں ان کے لئے اس کام میں کوئی زیادہ مشقت نہیں ہوتی۔

خاندانی کسب

گداگری میں روز بروز اضافے کی ایک اہم وجہ خاندانی پیشہ بھی ہے ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں خاندانی کسب ابا واجداد سے ارہاہے جو بھیک مانگنے کو ایک کاروبار سمجھتے ہیں اور اسی پر گزارہ کرتے ہیں اسی کو ذریعہ معاش بناتے ہیں اگرچہ مالدار کیوں نہ ہو لیکن خاندانی کسب کی وجہ سے گداگری کو بطور خاندانی کسب اختیار کرتے ہیں—

قدرتی آفات

کبھی کبھی قدرتی آفات بھی گداگری کا سبب بن جاتی ہیں۔ قدرتی آفات سے ملک یا علاقے پر آثرات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بعض قسم کی آفات جو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور بعض آفات جو ناقص منصوبندی کی وجہ سے واقع

ہو جاتی ہے۔ان آفتوں کی وجہ سے لوگ متاثر ہو جاتے ہیں پھر غربت اور اسباب معاش نہ ہونے کی وجہ سے گداگری کا راستہ اختیار کرتے ہیں وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اور معاشی کمزوری کی وجہ سے لوگ بھیک مانگنا شروع کرتے ہیں۔(1)

گداگری کی مختلف صورتیں

حالات بدلنے کے ساتھ گداگری کے طریقے تبدیل ہوگئے ہیں۔گداگر گروپ لوگوں سے نئے طریقوں سے بھیک مانگتے ہیں اور لوگوں کو اپنے فنی انداز سے متاثر کرکے اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ڈاکٹری نسخے کے ذریعے

مشاہدہ کی بات ہے کہ کچھ گداگر ڈاکٹر کے نسخے کو بھیک مانگنے کے لیے بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔اپنی غربت کا بہانہ کرکے ک ہمارے پاس دوائی کے پیسے نہیں برائے کرم ہمارے ساتھ مدد کریں یہ بھی گداگری کا ایک قسم ہے جو معاشرے میں عام ہے—

تعارفی کارڈ کے ذریعے

سفر کے دوران اکثر اوقات بس میں دورانِ سفر خاتون سواریوں کو دکھادیتی ہے۔جس میں غربت اور مسکنت کا اظہار بڑے درد مندانہ الفاظ کرتے ہیں۔مزید برآں ان کا اکتفاء معمولی رقم پر نہیں ہوتا ہے۔ان کے اس عمل سے مسافر لوگ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

اشیاءخوردونوش کی فروخت کے ذریعے

بسوں اور گاڑیوں میں کھانے پینے کی چھوٹی موٹی اشیاء کو فروخت کے بہانے داخل ہو جاتے ہیں بیچنے کے ساتھ ساتھ اپنی غربت ،معاشی حالات کا ذکر شروع کردیتے ہیں اور لوگوں سے امداد کی اپیل کرتے ہیں اس بنیاد پر گداگری کرتے ہیں۔

مساجد میں نمازیوں سے بھیک مانگنا

گداگروں کا ایک طبقہ مساجد کے سامنے بھی نظر آتے ہیں۔یہ لوگ نماز کے بعد نمازیوں سے مختلف انداز اور طریقوں سے بھیک مانگتے ہیں کوئی غربت کا رونا روتے ہیں کوئی کسی بیماری کا بہانہ بناتے ہیں کوئی کسی حادثے یا واقعے کا بہانہ

---

(1)چوہان،نصراللہ خان،(2019ء)،گداگری اور پاکستانی معاشرہ،لاہور،بک ہوم،108

بناتے ہیں کوئی گھر میں راشن نہ ہونے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ نمازی لوگوں کو ایسے گداگروں کا حال قابل افسوس نظر آتا ہے جس کی وجہ سے ان گداگروں کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیا جاتا۔(1)

گداگری کی وجہ سے جرائم میں اضافہ

بعض گداگر مختلف جرائم میں بھی ملوث ہوتے ہیں خاص طور پر بچے اور خواتین جو فقیروں کے لباس میں ملک کے بڑے بڑے شہروں اور بازاروں میں پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرتے ہیں وہ جیب کاٹنے میں بھی ماہر ہوتے ہیں یہ گداگر ٹولہ سفر کے دوران مختلف اوزار کے ذریعے مسافروں کی جیب اور عورتوں کے پرس کاٹ لیتے ہیں۔اسی طرح یہ گداگر بھیک مانگنے کے بہانے گھروں میں جرائم کا بھی ارتکاب کرتے ہیں۔ کچھ گداگر منشیات فروشی اور اسلحے کی اسمگلنگ جیسے جرائم میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ایسے معاشرتی خرابیوں کے مرتکب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے معاشرہ فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض گداگر بازاروں میں دوکانداروں سے بھیک مانگنے کے بہانے چوری اور ڈکیتی میں ملوث ہوتے ہیں۔(2)

گداگری میں بچوں کا استعمال

گلی اور کوچوں میں لاوارث اور بے سہارا بچوں کو گداگر گروپ اغوا کر لیتے ہیں۔ زیادہ بھیک کے حصول کی خاطر بچوں کی جسمانی ساخت کو مسخ کرتے ہیں اور پھر ان بچوں کے ذریعے بھیک مانگنا شروع کرتے ہیں۔ گداگر لوگ بچوں کو اپنی تحویل میں لے کر ان بچوں کی سخت نگرانی کرتے ہیں۔ ان بچوں کو گداگری کی خاطر خاص مقامات پر پہنچایا جاتا ہیں۔ان بچوں کی خصوصی حفاظت کی جاتی ہے۔ ان بچوں کا مستقبل صرف گداگری اور بھیک مانگنے کے پیشے سے جوڑنا چاہتے ہیں تاکہ یہ بچے ان کے لئے بھیک مانگے اور ان کے ذریعے گداگری کو فروغ دے اور کمائی کا ذریعہ بن جائے پھر یہ بچے گداگری کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر پاتے ہیں۔(3)

پاکستان میں گداگری کی قانونی حیثیت

پاکستان میں گداگری ایکٹ کے تحت گداگری قابل قید سزا ہے۔ قانون کے تحت تین سال جیل کی سزا کا مستحق بن سکتا ہے۔ پاکستانی قانون کے مطابق ہر وہ فرد جو عوامی مقامات پر گداگری کا عمل اختیار کرے یا اپنے جسم پر بناوٹی زخم یا

---

(1) کمالوی، علامہ محمد شریف، (2013ء)، گداگری یا خودداری، لاہور، منہاج القرآن پرنٹرز، 108

(2) محمد ندیم بھٹی، (2021ء)، گداگروں کی بڑھتی تعداد سنگین سماجی مسئلہ، لاہور، روزنامہ دنیا سنڈے میگزین، 14

(3) قادری، حسین محی الدین، (2017ء)، بچوں کا استحصال ایک معاشرتی المیہ، لاہور، منہاج القرآن پبلکیشنز، 103

کوئی اور معذوری ظاہر کر کے بھیک مانگنا شروع کریں یا کسی کے گھر میں داخل ہو کر گداگری کے لئے گھر والوں کو تنگ کرے تو یہ ایک قانونی جرم ہے۔ حکومت اس کا پابند ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے لئے دارالامان قائم کرے جہاں گداگروں کو گرفتار کر کے رکھا جائے اور ان میں گداگروں کو باعزت اور صحیح روزگار کے لئے تربیت مہیا کی جائے۔ انتظامیہ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انسدادِ گداگری کے قانون پر عمل درآمد کرے۔ حکومت گداگری کی سرپرستی کرنے والوں کو کڑی سزادے۔ لوگ گداگری کی بجائے صحیح روزگار کی طرف مائل ہو جائے آج کل گداگری کے ایکٹ پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اس عمل میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہاہے جو کہ ملک کے لئے ایک المیہ ہے۔(1)

خلاصہ بحث

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں گداگری سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ دین اسلام نے ہمیشہ کسب حلال پر زور دیا ہے۔ دوسروں کے سہارے کے بجائے اپنی محنت سے کمائے۔ معاشرے میں لوگ گداگری کو معمولی عمل سمجھتے ہیں، لیکن در حقیقت گداگری کا عمل ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ قرآن اور حدیث میں کثرت سے رزقِ حلال کا حکم دیا گیا ہے۔ بعض لوگ گداگری کو کسب معاش سمجھتے ہیں۔ احادیث نبوی ﷺ میں گداگر لوگوں کے لئے جو عذاب بیان ہوا ہے اس سے اس عمل کی ناپسندیدگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ آج کل معاشرے میں لوگ مختلف طریقوں اور طریقوں سے بھیک مانگتے ہیں جن کی وجہ سے حقدار غیر حقدار کی تعیین مشکل ہو جاتی ہے۔ نفسِ انسانی کی رسوائی کے علاوہ گداگری کی وجہ سے معاشرہ مختلف قسم کے جرائم مثلاً چوری، ڈکیتی، جسم فروشی، اخلاقِ رذیلہ اور منشیات فروشی جنم لیتا ہے۔

* * * * * * * *

(1) بلگن، ذبیح اللہ صدیق، (2015ء)، گداگری، لاہور: جمہوری پبلکیشنز، 161